Vol. VI
No. 17

S.P. VI-17-75 (E)
300

THE SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, December 4, 1975

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	69
Deferred Starred Questions and Answers	85
Message From the National Assembly Re-Adoption of the Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975—*Read out*	87
The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975—*Adopted*	87
Standing Committee Report Re: The Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1975—*Presented* ...	92

PRINTED AT SHAN ELECTRIC PRESS, CHURCH ROAD, OLD ANARKALI, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI
Price : *Paisa* 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, December 4, 1975

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at four of the clock in the evening, Mr. Deputy Chairman (Mr. Tahir Mohammad Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Qur'an*)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Deputy Chairman : Question No. 75.

RCD HIGHWAY PROJECT

75. ***Sheikh Umer Khan :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Government had planned the RCD Highway Project from Karachi to Zahidan along the Coastal areas of Pakistan, which was cancelled later, and the Highway from Karachi to Zahidan *via* Mastung is under construction ; and

(b) whether the Government have any proposal to complete the Highway mentioned in (a) above, if so when ?

Mr. Mumtaz Ali Bhutto (read by Malik Mohammad Akhtar) : (a) No. The Government had not planned the RCD Highway Project from Karachi to Zahidan along the Coastal areas of Pakistan. However, it is true that the RCD Highway from Karachi to Zahidan via Mastung is under construction.

(b) The Government has no proposal to construct a Highway Project from Karachi to Zahidan along the Coastal areas of Pakistan.

A shingle road between Ormara-Pasni-Gawadar-Jiwani is being maintained. It is also proposed to construct a shingle road between Karachi and Ormara.

شیخ عمر خان : سپلیمنٹری ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شیخ عمر خان ۔

شیخ عمر خان : اس سلسلے میں جناب عرض ہے کہ اس زمانے میں جب یہ سڑک اوماڑہ میں بنائی گئی تھی تو خیال یہ تھا کہ کوسٹل سڑک بنائی جائے گی لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر رہ گئی جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے - وہ سنگل روڑ بنائی جا رہی ہے آیا وہ روڑ کو جیونی تک سنگل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو کہ سمندری علاقے سے منسلک ہو چکا ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : کہاں سے جیونی تک ؟

شیخ عمر خان : کراچی سے اوماڑہ اور وہاں سے پسنی گوادر اور جیونی تک -

ملک محمد اختر (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور) : جناب والا ! جو ریکارڈ اس وقت میرے پاس ہے اس میں یہ تفصیلات نہیں ہیں - میں محترم ممبر صاحب کی خواہشات متعلقہ وزیر اور محکمہ میں دے دوں گا -

شیخ عمر خان : جناب والا ! کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ جب منسٹر صاحب خود تشریف لائیں - تو یہ سوال اس وقت اٹھایا جائے ؟

ملک محمد اختر : جناب والا ! اس صورت میں یہ جواب ہے کہ سر دست کوئی ایسی اسکیم زیر غور نہیں ہے -

جناب فاروق احمد خان لغاری : پوائنٹ آف انفارمیشن - یہ جو سوال وزیر صاحب سے کیا اس کا جواب دیا جا چکا ہے اور اس میں جواب لکھا ہے اگر وہ دوبارہ پڑھ لیں شاید وہ مطمئن ہو جائیں -

ملک محمد اختر : بس میں پڑھ چکا ہوں ، اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں یہ تو مقابلے کی فضا ہے کہ آپ سوال پوچھیں اور وہ جواب دیں - اصل میں انہوں نے confuse کیا - دو سڑکیں تھیں ایک ہے آر سی ڈی ہائی وے اور ایک کوسٹل ہائی وے بنانا چاہتے ہیں -

شیخ عمر خان : میرا مقصد آر سی ڈی ہائی وے سے تھا - یہ مصدقہ ہے کہ کوسٹل سے آر سی ڈی روڈ بنا کر اسے ایران یا ترکی تک لے جایا جائے گا - یہ اسکیم تھی -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کے لیے انہوں نے کہا ہے کہ کبھی یہ اسکیم گورنمنٹ کے سامنے نہیں رہی ہے - انہوں نے اس کا جواب دے دیا - اب آپ نے بتلایا ہے کہ اس میں ایک جواب تو موجود ہے کہ کچھ علاقے ہیں جہاں گورنمنٹ مرمت کر رہی ہے - اوماڑہ سے کراچی تک مزید سنگل روڈ بنانے کا ارادہ ہے -

شیخ عمر خان : یہ اس وقت بالکل ناقابل سفر ہے اور اس کو مزید بہتر بنایا جائے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کو ترقی دینے کے لئے آپ کے سامنے کوئی اسکیم ہے ؟

ملک محمد اختر : سردست نہیں لیکن جناب ممبر صاحب کے ارشاد گرامی کے مطابق یہ تجاویز متعلقہ محکمہ کو دے دی جائیں گی ۔

قاضی فیض الحق : وزیر صاحب نے شیخ صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ :

"The Government had not planned the RCD Highway Project from Karachi to Zahidan along the Coastal areas of Pakistan."

کیا وزیر صاحب بتاسکیں گے کہ جو کچھ ملک بھر کے اخبارات میں آیا تھا کہ کروڑوں روپے کی مشینری کوسٹل روڈ کے لیے وہاں پر ضائع ہو رہی ہے کروڑوں روپے کی مشینری جو گورنمنٹ نے امپورٹ کی تھی کیا اس اسکیم کے سلسلے میں نہیں تھی ؟ اگر اس اسکیم کے سلسلے میں نہیں تھی تو سنگل روڈ کے لیے اتنے کروڑوں روپے کی مشینری کیوں برباد کی گئی ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : دیکھیے یہ خبر کا منبع کہاں سے ہے ؟

قاضی فیض الحق : اگر وزیر متعلقہ موجود ہوتے تو ان کے ریکارڈ پر یہ ہوتا ۔ میں ادھر کا رہنے والا ہوں ، ہمیں علم ہے کہ وہاں پر کروڑوں روپے کی مشینری درآمد کی گئی کہ یہ کوسٹل روڈ کے لیے ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کے علم میں ہے کہ کوسٹل روڈ کی تعمیر کے لیے کروڑوں روپے کی مشینری درآمد کی گئی ؟

ملک محمد اختر : جناب والا ! میرا واضح جواب ہے کہ حکومت نے کبھی بھی ایسا پراجیکٹ نہیں بنایا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سوال واضح ہے کہ کوسٹل روڈ کی تعمیر کے لیے کروڑوں روپے کی مشینری امپورٹ کی گئی تھی ۔

ملک محمد اختر : یہ درست نہیں ۔ حکومت ہر سڑک کی تعمیر کے لیے کروڑوں روپے کی مشینری درآمد نہیں کرتی میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان کی تجاویز چوں کہ بہت معقول ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں ، نہیں وہ کہتے ہیں ۔

ملک محمد اختر : میں اس کا جواب انکار میں دیتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ان کا جواب یہ ہے کہ شاید اس خبر کی تائید نہیں ہوتی کہ گورنمنٹ نے کروڑوں روپے کی مشینری اس سڑک کی تعمیر کے لیے درآمد کی ۔

شیخ عمر خان : اس کے لیے تھل میں بہت بڑا ڈمپ تھا بلکہ تینوں حکومتوں نے مل کر یہ مشینری امپورٹ کی تھی اور یہ باقاعدہ اخباروں میں آیا تھا اسی کوسٹل روڈ کے لیے بہرحال میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر منسٹر صاحب کو یہ معلوم نہیں ہے تو میری یہ عرض ہے کہ یہ سوال جب منسٹر صاحب موجود ہوں اس

وقت تک کے لیے ملتوی کیا جائے تاکہ وہ جواب دیں اور باقاعدہ معلومات حاصل کر کے جواب دیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگر جواب نہ دے سکتے ہوں تو اسے ملتوی کریں گے لیکن وہ جواب دے رہے ہیں ۔ ان کے ریکارڈ کے مطابق کبھی کوئی مشینری کوسٹل روڈ کی تعمیر کے لیے امپورٹ نہیں کی گئی ۔

شیخ عمر خان : جناب والا ! ہم بھی اسی طرح عرض کرتے ہیں اور ہم اس علاقے کے رہنے والے ہیں ، ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ۔

ملک محمد اختر : میری طرف سے تو مکمل انکار ہے نیا سوال دے دیں ۔

Mr. Deputy Chairman : Next question 76.

RUNWAY AT PASNI

76. ***Sheikh Umer Khan** : Will the Minister of State for Defence be pleased to state :

(a) whether it is a fact that there are at present ten PIA flights in a week to Pasni ;

(b) whether it is a fact that Pasni has a *Kacha* runway :

(c) whether it is also a fact that flights to Pasni remain suspended for weeks due to rains ; and

(d) if answers to (a), (b) and (c) above be in the affirmative, whether Government intends to construct a *Pakka* runway in Pasni ?

Mr. Aziz Ahmad :

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) Flights to Pasni very seldom remain suspended due to rains.

(d) Civil Aviation Department is preparing a modest scheme for the provision of a *Pakka* runway at Pasni airport.

شیخ عمر خان : ضمنی سوال جناب ! اس سلسلے میں ، میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہاں کچا رن وے ہونے کی وجہ سے سروس نہیں ہوتی کیوں کہ وہ زمین اتنی کچی ہے کہ ایک مرتبہ بارش ہو جانے سے وہ بالکل بیکار ہو جاتی ہے اور ہفتوں تک سروس نہیں ہوسکتی ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : وزیر صاحب اس سے انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں کہ اس runway کی وجہ سے flights cancel ہوئیں ۔ اور اگر ہوئیں بھی تو بہت کم ۔ مہینوں flights معطل نہیں رہتی ہیں ۔ محترم وزیر صاحب اس بات سے انکار کرتے ہیں ۔

شیخ عمر خان : جناب والا ! اب میں کیا عرض کروں ؟ میں خود اس شہر میں اکثر رہتا ہوں میں مزید ان کی خدمت میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ modest scheme کیا ہے - پوری اسکیم تو ہو سکتی ہے modest scheme کیا ہے ؟

شیخ عمر خان : جی ہاں ! modest scheme کیا ہے وہ کب تک بنے گی جیسا کہ گوادر میں بنائی گئی تھی - پکی کی گئی تھی اور اس کا جھنجال ختم ہو گیا اور وہاں کے لوگوں کو سہولت ہو گئی - پسنی کا رن وے تو بالکل بیکار ہو گیا ہے - اس کو کتنی مدت میں بنائیں گے - پکا کریں گے ؟

Mr. Aziz Ahmed (Minister of State for Defence and Foreign Affairs) : I cannot say how long it will take to execute the scheme but a project was prepared at a cost of about a crore and a half last year. I think, there is a good chance of this runway being metalled soon because the PAF is also interested in having a proper by good metalled run-way at Pasni. I am afraid that is all I can say at the moment. How long it will take I cannot say but there is every reason to hope that the matter will be taken in hand seriously soon.

Mr. Deputy Chairman : Next question No. 77.

TURBAT AIRPORT

77. ***Sheikh Umer Khan** : Will the Minister of State for Defence be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Airport Development Authority had started the construction of Turbat Airport in 1966-67 and spent Rs. 50,000 to 60,000 on the project ;

(b) whether it is a fact that the construction has been stopped ; and

(c) whether the Government have prepared any new project for construction of Turbat Airport ; if so, when it will be completed ?

Mr. Aziz Ahmed :

(a) Yes a total of Rs. 60,000 was spent both by A.D.A. and Department of Civil Aviation in 1966-67.

(b) The work was not stopped by A.D.A. The contractor himself abandoned the work in November, 1967 on the plea of unworkable rates.

(c) Yes. Department of Civil Aviation has been directed to put up a modest scheme for the provision of aerodrome facilities at Turbat.

شیخ عمر خان : جناب والا ! اس سلسلے میں میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا تھا کہ اس وقت وہاں تقریباً چھ لاکھ روپے کی لاگت سے صوبائی حکومت کے توسط سے ایک اور جگہ پر کام ہو رہا ہے جیسا کہ میری گذشتہ قرار داد میں بھی وزیر صاحب نے مہربانی کر کے جوابِ دیا تھا وہ تو انہوں نے بنایا - اگر وہ اس کو مکمل کر دیں تو ہمارا پیسہ ضائع نہیں ہوگا - تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ کب اس کام کو شروع کریں گے کیوں کہ ہوائی اڈے کی وہاں ہر دو طرف سے تین تجویزیں ہیں ؟

Mr. Deputy Chairman : The Senator means to say that there are actually three proposals—one by the civil authorities, second by the Civil Aviation and the third perhaps by the Defence Authorities ; and the civil authorities have started work over a piece of land and they want to invest six lakh rupees. Will you either guide them, assist them or supervise that work ?

Mr. Aziz Ahmed : I am not aware of any project for the establishment of an Airport by the defence Ministry but we are aware of the fact that the Baluchistan Government is also planning to construct a runway there and we are in touch with that Government in order to co-ordinate our plans with theirs. So far as we are concerned, the Civil Aviation Department has provided ten lakh rupees in the current year's budgets for this project.

Mr. Deputy Chairman : Actually, the apprehension of the Senator is that the Provincial Government will spend this money and ultimately you will say, "No, this was not the site which was selected by us." Therefore, he wants to know whether there can be any co-ordination between you, A. D. A. and the Provincial Government for a sort of joint venture or co-ordination of that work ?

Mr. Aziz Ahmed : Sir, I have answered this question in the affirmative.

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ صوبائی حکومت سے گفتگو کر کے اس رقم کے سلسلے میں تعاون کریں گے ۔

BALUCHISTAN QUOTA IN PIA

78. ***Qazi Faizul Haque** : Will the Minister of State for Defence be pleased to state :

(a) when Fort Sandeman (Baluchistan) will be connected by air with other cities ;

(b) the total strength of employees of P.I.A. in various cadres and the number of those who belong to Baluchistan ; and

(c) the steps taken by the Government for regulation, organisation and safety of air traffic in the country ?

Mr. Aziz Ahmad :

(a) Cannot be said with certainty as presently there is no scheme in hand for building an airstrip at Fortsandeman.

(b) Total strength of employees in P.I.A. in various cadres as on 31st October, 1975 (the latest date for which the figures are available) stood at 15409, out of these 197 belonged to Baluchistan.

(c) The Director-General Civil Aviation exercising the powers under Civil Aviation Ordinance 1960 and the Aircraft Rules.

(i) ensures the airworthiness of the aircraft by periodical inspections and issue of necessary certificates ;

(ii) enforces general safety conditions for flying in the country ;

(iii) ensures the technical standards of aircraft operating crews ; maintenance engineers and radio operators etc. through checks and a proper licencing system ; and

(iv) ensures provision of necessary facilities and navigational aids at the airports and enroute.

(d) In the fields of civil aviation the Government have entered into air services agreements with a number of African courtries thereby enabling PIA to operate its services to through those countries.

قاضی فیض الحق : سپلیمنٹری سر ! اس سوال کے (a) میں

When Fort Sandeman (Baluchis tan) will be connected with other cities by PIA ?

یہ میں نے air strip کے متعلق نہیں پوچھا تھا ۔ اس میں عرض یہ ہے کہ فورٹ سنڈیمن بلوچستان کا کوئٹہ کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے اور اس میں کوئی airstrip بنانے کا سوال نہیں تھا ۔ بلکہ تقسیم سے پہلے کا وہاں پر air strip موجود ہے اور وہاں پر چھوٹے موٹے جہاز آ کر لینڈ کرتے رہتے ہیں پاکستان بننے کے بعد ہمارے کئی صدور مملکت وہاں آئے ہیں اور جہاز لینڈ کرتے رہے ہیں ۔ اس airstrip کو صرف improve کرنے کی ضرورت ہے سوال میں indirectly پوچھا گیا تھا کہ کیا جو پی آئی اے کی ایک ٹیم جس نے پچھلے سال سروے کیا تھا وہاں کا اور کوئی ہیلی کاپٹر سروس جیسا کہ مشرقی پاکستان میں ان دنوں چلا کرتی تھی اس کے لیے تجویز تھی ۔ خود مجھ سے مشورہ کیا گیا اور ہم نے یہ تجویز کیا کہ :

"For Sandeman be connected with other cities by PIA."

تو وہ لوگ وہ تجویز لے کر چلے گئے تو کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ کیا جو airstrip وہاں موجود ہے کیا ایسی کوئی تجویز ہے کہ اس airstrip کو پکا airstrip بنایا جائے اور فورٹ سنڈیمن کو لنک کیا جائے ۔

Mr. Deputy Chairman : Actually, there are two supplementaries. No. 1, whether already an airstrip exists in Fort Sandeman, and if it is existing whether it is possible to improve the airstrip and connect it with the other stations ?

Mr. Aziz Ahmed : The airstrip is not serviceable and it will have to be an entirely new airstrip if Fort Sandeman is to be connected with other places by air.

Mr. Deputy Chairman ; What about the helicopter service ? This is the third question.

Mr. Aziz Ahmed : There is no proposal for linking Fort Sandeman at present with other places by air. I am given to understand that there is not enough traffic by air forthcoming but if the honourable Senator would supply us further material showing that connecting this place with other areas by air will be justifiable and necessary I will certainly have the matter re-examined.

An Honourable Member : Sir, now it is time for Maghreb prayers.

ملک محمد اختر : جناب اگلا question کر لیں پھر ایڈجرن کریں ۔ کیونکہ میں نے اسمبلی میں جانا ہے ۔

Mr. Deputy Chairman : Question No. 79.

SEA PORTS IN BALUCHISTAN

79. ***Qazi Faizul Haque** : Will the Minister for Communications be pleased to state the number of seaports existing on the coast of Baluchistan and the steps taken and being taken by Government for their development ?

Mr Mumtaz Ali Bhutto (read by Malik Mohammad Akhtar) : (a) No major Sea Port, as defined in the Ports Act, 1908, exists on the coast of Baluchistan.

(b) Certain coastal villages, however, are being developed by the Baluchistan Government as Fish Harbours (minor ports) which is the responsibility of Provincial Governments.

(c) The Central Government, on their part, instituted a pre-feasibility study in October 1972 for major port sites at GADANI, HINGOL, GWADAR, PASNI, ORMARA and JIWANI.

(d) The pre-feasibility report, completed in August 1974, indicated ORMARA to be technically most suitable for development as a major port, at an estimated cost of Rs. 73 crores for port facilities alone. In order to make this an economically viable project the regional economy must simultaneously be developed which would require enormous funds.

(e) The Government, therefore approved in August 1975 that :

(1) ORMARA be selected for major port development for planning purposes.

(2) Further essential investigations, required at ORMARA, be undertaken.

(3) Port construction be undertaken when funds are available and the port is economically justified.

(f) Present position is as follows :

(1) Measures to make available necessary funds through re-appropriation in current years budget for undertaking further investigations (hydraulic, water resources etc.) are being examined. These investigations would take upto two years to complete.

(2) Development of a major port at ORMARA would be undertaken when financial resources and economic justifications permit.

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب ، کیا آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں ۔

قاضی فیض الحق : جناب والا ! متعلقہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں اگرچہ ملک صاحب نے بڑی اچھی طرح سے جواب دیا ہے لیکن پھر بھی ان کو پورے نام نہیں آئے ۔

ایک معزز سنیٹر : آپ کو انہیں دعوت دینی چاہیئے ۔

قاضی فیض الحق : میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آئیں ۔ جب متعلقہ وزیر صاحب تشریف لائیں گے تو پھر ضمنی سوال پوچھیں گے ۔

شیخ عمر خان : ضمنی سوال ۔ ان کو علاقے کی اہمیت کا پتہ نہیں ہے ان کو گدانی اور ہنگول کی اہمیت کا پتہ نہیں ہے ۔ اس کا صحیح جواب متعلقہ وزیر صاحب ہی دے سکتے ہیں کہ گوادر کی کتنی اہمیت ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔ یہ تو ایک تجویز ہے ۔

ملک محمد اختر : جناب والا ! میں خود بھی متعلقہ وزیر سے درخواست کروں گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شیر محمد صاحب ، آپ ضمنی سوال پوچھیں گے ؟

جناب شیر محمد خان : جناب والا ! اس ضمنی سوال میں ایک ضمنی تجویز ہے ۔

(مداخلت)

جناب کمال اظفر : کیا شیخ عمر صاحب کی دعوت وزیر صاحب نے قبول کر لی ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : دعوت تو قاضی صاحب نے دی ہے ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہاں سے زندہ جائیں ۔ واپسی کا پتہ نہیں ۔ اب ہم ہاؤس کو پونے چھ بجے تک کے لیے ایڈجرن کرتے ہیں ۔

The Senate Stands adjurned to meet at 5.45.

Then the House adjourned to meet again at forty five minutes past five of the clock in the evening.

The Senate reassembled after Maghreb prayers, Mr. Deputy Chairman in the Chair.

Mr. Deputy Chairman : Question No. 80 Qazi Faizul Haq. It relates to the Minister for Food and Agriculture. Actually, the Minister for Food and Agriculture has requested that his questions may be taken up in his presence. Therefore, no body can reply on his behalf. So, we move on to the next and if in the meantime the Minister could manage to come we will take it. Next is No. 82. Yes, Minister for Defence. It is by Khawaja Mohammad Safdar.

CONFIRMATION OF CLASS IV STAFF

82. ***Khawaja Mohammad Safdar** (put by Qazi Faizul Haq) : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the G. H. Q. in its letter No. 1346/1/64/EI (E) dated 18th May, 1968, had ordered confirmation of casual personnel in M. E. S. etc. ; and

[Khawaja Mohd Safdar]

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the reasons for not confirming the class IV staff of the Project Engineer of Kakul and Havelian, with thirteen to twenty-one years of service ?

Mr. Aziz Ahmed : (a) No.

(b) Does not arise.

Mr. Deputy Chairman : Next question once again relates to Ministry of Agriculture. Question No. 84, Maulana Kausar Niazi. He is also not here. (After a pause). We can wait for the Minister for Food and Agriculture. Yes, he is coming.

Shaikh Mohammad Rashid (Minister for Food and Agriculture) ; I am extremely sorry for this delay.

Mr. Deputy Chairman : It is all right. Qazi Faizul Haq, now you can ask question No. 80.

FOODGRAINS FROM ABROAD

80. ***Qazi Faizul Haque** : Will the Minister for Food and Agriculture be pleased to state :

(a) the quantity of foodgrains including sugar procured from abroad during the last three years :—

(i) on cash payment ;

(ii) under PL-480 ;

(iii) in aid (free of cost) ;

(b) the quantity of wheat and sugar allocated to Baluchistan during 1972-73, 1973-74 and 1974-75 ;

(c) whether wheat and sugar are being supplied to Baluchistan at subsidised rates ; if so, what was the financial loss borne by the national exchequer ;

(d) the target year for attaining self-sufficiency in foodgrains including sugar and the steps the Government is taking to achieve the target ; and

(e) the land that has been resumed in Baluchistan and distributed among the landless peasants thereunder the land reforms introduced by the Government ?

Shaikh Mohammad Rashid : (a) to (e) A statement is placed on the table of the House.

(a) The following quantities of foodgrains including sugar were procured from abroad during the last three years :—

—(quantity in lakh tons)—

Year			Wheat	Sorghum	Sugar
(i) On cash payment including credit					
1972-73	...	...	1.26	—	0.33
1973-74	...	...	5.26	—	—
1974-75	...	...	9.70	—	—

(ii) Under PL-480 from USA

1972-73	11.04	—	—
1973-74	3.19	0.40	—
1974-75	0.92	—	—

(iii) In aid (free of cost)

1972-73	2.34	—	—
1973-74	2.49	—	—
1974-75	1.06	—	—

(b) The following quantities of wheat and sugar were allocated to Baluchistan :—

(Lakh-tons)

Year	Quantity allocated	
	Wheat	Sugar
1972-73	1.58	0.19
1973-74	2.25	0.18
1974-75	1.59	0.22

(c) Wheat is supplied to Baluchistan on subsidized rates. The subsidy by Federal Government was as follows :—

	Rupee in crores.
1972-73	10.70
1973-74	22.49
1974-75	12.64

Sugar is supplied on "no profit no loss" basis.

(d) Self-sufficiency in wheat is likely to be achieved by 1977. The following steps are being taken to achieve this objective :—

(1) 17,000 tons of wheat seed have been imported to supply quality seed to the farmers in next season when total area will be under improved varities.

(2) Adequate availability of fertilizer is being ensured.

(3) 15,000 tractors are being imported during current year.

(4) Tubewell programme is being accelerated.

(5) Extension services to educate the farmers to impart modern cultural practices are being strengthened.

(6) Credit facilities are being provided and its procedure has been simplified.

(7) Small farmers have been exempted from the payment of land revenue.

As regards sugar, no imports are being made. The requirements are being met from local production.

[Sh. Muhammad Rashid]

(e) The details of the areas resumed and allotted in Baluchistan under the land reforms introduced by the People's Government are as under :—

			Area resumed	Area Allotted	Balance	No. of persons benefited
ML-R-115	...	...	2,92,780	1,07,533	1,85,247	5,262
ML-R-64	...	...	52,848	50,897	1,951	2,812
ML-R-117	...	...	5,36,832	1,72,557	3,64,275	9,978
	Total	...	8,82,460	3,30,987	5,51,473	18,052

Mr. Deputy Chairman : Do you want to ask supplementary question, Qazi Faizul Haq ?

Qazi Faizul Haq : Yes, Sir.

کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ جواب کے پارٹ (b) میں جو یہ کہا گیا ہے کہ :

The following quantities of wheat and sugar were allocated to Baluchistan :

(*Lakh Tons*)

Year	Wheat	Rice
1972-73	1.58	0.19
1973-74	2.25	0.18
1974-75	1.59	0.22

۱۹۷۲-۷۳ء میں ۱٫۵۸ لاکھ ٹن گندم بلوچستان کو دی گئی اور ۱۹۷۳-۷۴ء میں تقریباً اس کا ڈبل ہوا ۱۹۷۴-۷۵ء میں ۔ حالانکہ اس سال بلوچستان میں گندم کی پیداوار بھی بہت کم ہوئی تھی تو کیا وجوہات ہیں کہ ۱۹۷۴-۷۵ء میں ۱۹۷۲-۷۳ء کی طرح ۱٫۵۸ لاکھ ٹن گندم دی گئی ؟

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, the honourable Member should see that there was a deficit because the wheat had been supplied according to the entire satisfaction of the Government. So, the wheat was supplied according to the requirement and there was no shortage whatsoever.

جناب ڈپٹی چیئرمین : ضرورت پیش نہیں آئی تھی صوبائی حکومت نے مانگی نہیں تھی ۔ جتنی مانگی ہے اتنی دی ہے ۔ سینیٹر اسلم ۔

سردار محمد اسلم : سپلیمنٹری سر ۔ یہ اسٹیٹمنٹ جو ٹیبل پر رکھی گئی ہے اس میں ۱۹۷۲-۷۳ء میں ۰٫۳۳ لاکھ ٹن چینی درآمد کی گئی تھی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کس کلاز کو ریفر کر رہے ہیں ، صفحہ ۷۸ ؟

سردار محمد اسلم : صفحہ ۷۸ ۔ جو اسٹیٹمنٹ ہے اس میں صرف ۱۹۷۲-۷۳ء میں ۰٫۳۳ لاکھ ٹن چینی امپورٹ کی گئی تھی ۔ اس کے بعد ۱۹۷۴-۷۵ء میں جو ٹیبل شو کرتا ہے نہ پی ایل او کے تحت اور نہ فری کاسٹ پر کوئی شوگر امپورٹ کی گئی ۔ کیا

اس کا مقصد یہ ہے کہ چینی میں ملک خود کفیل ہو گیا ہے اور لوکل پروڈکشن ضرورت کے مطابق پوری ہو رہی ہے ؟

شیخ محمد رشید : بالکل واضح ہے لیکن بہرحال یہ تھا کہ ۔

We are grateful to the public at large that they have been kind enough to appreciate the difficulty of the Government and have been living with whatever was available to them. Now, the quota of sugar to Punjab which was reduced has already been restored. So, they are living with whatever is available.

سردار محمد اسلم : سمجھ میں نہیں آیا کہ آیا چینی میں خود کفیل ہو گئے یا لوگوں نے استعمال میں کمی کی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جتنی چینی گورنمنٹ نے گھٹا کر سپلائی کی تھی اس پر لوگ مطمئن ہو گئے ہیں ۔ اس لیے امپورٹ کی ضرورت نہیں پڑی ۔

شیخ محمد رشید : گذارش یہ ہے کہ چینی کا جتنا کوٹہ گھٹایا گیا تھا اتنا پورا کر دیا گیا ہے ۔

قاضی فیض الحق : سپلیمنٹری سر ! سوال کا جزو (e) یہ تھا :

"The land that has been resumed in Baluchistan and distributed among the landless peasants there under the land reforms introduced by the Government.

اس کے جواب میں یہاں پر فگرز دی گئی ہیں :

"The details of the areas resumed and allotted in Baluchistan under the land reforms introduced by the People's Government are as under :

Area resumed	Area allotted	Number of persons benefited.
8,82,460	3,30,987	18.052

یہ جو بیلنس ہے یہ کس کھاتے میں گیا ؟ کیا یہ زمینیں لینڈ اونرز کو دی گئی ہیں ؟

Shaikh Mohammad Rashid : That is a very simple question. The land still is, of course, in balance and that has not been allotted for the reasons enumerated as follows. Sir, there was some land which is unculturable waste and that cannot be allotted. Then, there is some land which is the subject matter of litigation and unless the litigation is decided, we cannot allot that. Then, allotment of some area was held up due to closure of roads on account of floods. The work has now started, and whatever is allottable land that will be allotted. Then, some land is in scattered pieces and they are not acceptable to the cultivators. So, these are the four reasons due to which these three lakh acres still remain to be allotted.

Mr. Deputy Chairman : It is five lakhs. Area allotted is three lakh.

Shaikh Mohammad Rashid : The balance is five lakhs.

Mr. Deputy Chairman : In the total, the difference is about five lakhs.

Shaikh Mohemmad Rashid : Yes, Sir.

Sardar Mohammad Aslam : In part (d) of the answer it has been said :

"Self-sufficiency in wheat is likely to be achieved by 1977."

The following steps are being taken to achieve self-sufficiency :

Import of better quality seed ; adequate availability of fertilizers ; and import of tractors.

تو میں جناب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ نیا بیج درآمد کیا گیا ہے نوے یا پچانوے روپے من کے حساب سے وہ تقریباً دیا جا رہا ہے -

اسی طرح ٹریکٹروں کی قیمتیں دو یا ڈھائی گنا زیادہ ہوئی ہیں - تو کیا یہ قیمتیں increase ہوئی ہیں تو کیا چیزیں خود کفالت حاصل کرنے میں مانع نہیں ہو رہیں ؟

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, that depends on the international market. Kindly see. So far as the seed is concerned. We are getting this at our Karachi port at the rate of Rs. 168/ per maund whereas we are supplying at the rate of Rs. 70/ per maund. The rest of the amount is going to be paid as subsidy. So, the position is that this better seed will even be worthwhile at Rs. 70 because it will produce much more, Now, the N.W.F.P. Government was reluctant and they only asked for 500 tons. Now, they are asking for more and we have supplied them 300 tons more. So, the demand is there.

It is being consumed and even if the seeds were more that will be consumed. But now kindly see that this seed is for multiplication only. This seed is not for normal sowing. This is for the multiplication of seed. Therefore, we have said that we expect to be self-sufficient not in 1976 but in 1977, because in 1977, we have ample seed of our own high yielding variety seeds. So far as fertilizer is concerned, we will be self-sufficient by the end of 1977 but now when we have to import the fertilizers, we are helpless. So far as the tractors are concerned, kindly see that the price of these tractors has gone up, just I say has been doubled, even during this year. So, now when the things are imported, we are making no profits out of those things, and rather in fertilizer we are also paying subsidy, and 43 crores rupees have been reserved for subsidising the fertilizer this year. So, the Government is doing the maximum when the prices, international prices, have gone so high and we are just helpless.

Mr. Deputy Chairman : Are you satisfied, Sardar Aslam ?

سردار محمد اسلم : جناب یہ جو شیخ صاحب نے reasons دیئے ہیں وہ تو ٹھیک ہیں - لیکن میرا سوال یہ تھا کہ یہ جو imported seed fertilizer اور tractors کی prices ایک سے تین گنا اور one to double ہوئی ہیں - تو کیا یہ ۱۹۷۷ء کا جو target ہے یہ آگے نہیں چلا جائے گا اور کیا یہ production کی speed جو ہے وہ hamper نہیں ہوگی ؟

شیخ محمد رشید : میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اگر صرف seed ہو گیا ہمارا اور

I am talking of seeds. If we are able to multiply the seeds and to get better quality seeds of high yielding variety in 1977, this alone, the seeds will make us self-sufficient.

سردار محمد اسلم : میں صرف اپنی انفارمیشن کے لیے شیخ صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو seed import ہوا ہے کیا یہ climatically throughout the country from one corner of the country to the other.

Shaikh Mohammad Rashid : It has been tried........

Mr. Deputy Chairman : It has been tried.

Shaikh Mohammad Rashid : Yes, Sir. It has been tried here also. 'Yakoora' and 'noori' are main qualities which have been tried, and for trials by our experts, they went there and they also of course, have their analysis in different laboratories there also. So, these are high yielding seeds, and I will request honourable Member to see the growth, it is just fascinating.

Mr. Deputy Chairman ; You are invited by the Minister for Agriculture to see that growth. If you spare some time you can accompany the Minister, I think.

Sardar Mohammad Aslam : Sir, in the Ministry or in some field ?

Mr. Deputy Chairman : No, not in office.

Sardar Mohammad Aslam : I don't know where I have been invited.

Mr. Deputy Chairman : Whenever Minister goes for a visit to such farms.

Shaikh Mohammad Rashid : If my honourable friend wants to go, I will accompany him, not that he will accompany me, but I will accompany him.

Sardar Mohammad Aslam : All right, Sir. I will be happy to accompany Shaikh Sahib anywhere he likes, because you have a car and I have no conveyance.

Mr. Deputy Chairman : This is an offer. You should not refuse it. Yes.

ملک محمد شریف : جناب کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ فرٹیلائیزر جو کہ اپنے ملک میں تیار ہوتا ہے۔ یوریا جس کا نام ہے اس کی cost of production ہے Rs. 36/- per hundred weight اور وہ مارکیٹ زمیندار کو پچھتر روپے ہر ہنڈرڈویٹ سپلائی کرتے ہیں - اس کے فرق کے متعلق کچھ بتائیں گے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : پہلا تو سوال یہ ہے کہ چھتیس روپے کاسٹ آف پروڈکشن آتا ہے -

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, this is not relevant. Supplementary question should arise from the main question.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگر آپ اس کا جواب ابھی دے سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ نوٹس لے لیں ۔

Shaikh Mohammad Rashid : I would like my friends to be apprised with accurate answers.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس میں آپ نوٹس دے دیں کہ per hundred weight cost کیا آتا ہے - تو یہ آپ کو بتائیں گے کہ per hundred weight کیا خرچہ آتا ہے ؟

SUGAR IMPORT

83. ***Mr. Ghulam Ahmad Bilor** (put by Sardar Mohammad Aslam) : Will the Minister for Food and Agriculture and Under-developed Areas be pleased to state :

(a) the total production and consumption of sugar in the country during 1974-75 ;

(b) whether production of sugar is less than its consumption ;

(c) if reply to (b) above be in the affirmative, whether sugar is imported from abroad to make up for the deficiency ; and

(d) if reply to (c) above be in the negative, the reasons therefor ?

Shaikh Mohammad Rashid :

(a) Production ... ... 4.90 lakh tons.
Consumption ... ... 5.20 " "

(b) Yes.

(c) No sugar was imported from abroad.

(d) The deficiency was met from the surplus of 1973-74, with the Provinces, particularly from Sind which had a carryover of approximately 34,000 tons.

Mr. Deputy Chairman : Yes, Sardar Sahib.

سردار محمد اسلم : جناب جس طرح یہ ۱۹۷۴-۷۵ء کی پروڈکشن ۴.۹۰ لاکھ ٹن بتائی گئی - ۱۹۷۵-۷۶ء میں ۱۹۷۴-۷۵ء کے مقابلے میں اس کے increase ہونے کے کتنے امکانات ہیں ؟

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, it is expected that we will be able to get sugar during the year 1975-76. The estimated production of sugar is 5. 30 lakh tons.

Mr. Deputy Chairman : 5.30 lakh tons, a healthy increase of sugar. مزید آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں ؟

سردار محمد اسلم : سر ! جیسا کہ ۱۹۷۴-۷۵ء کے table میں 0.70 لاکھ ٹن کی deficiency ہے اور جس طرح انہوں ۱۹۷۴-۷۵ء کی increase بتلائی ہے - اس میں deficiency اور بھی کم ہو گئی ہے اتنی marginal deficiency میں کیا ہم expect کر سکتے ہیں کہ Sugar کو decontrol کیا جائے گا ؟

Shaikh Mohammad Rashid : This is a policy matter and this should not constitute a subject of supplementary. But the question is that so far as this increase is concerned this is why we have restored the quota and also we have made little addition for use on festive and religious occasions and also for commercial purposes etc. So, this increase has been over and above the previous year.

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

Next question is 84, Qazi Faizul Haque.

DEFERRED STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

(*Originally Set down for answer on 6th December, 1975*)

HAJ FACILITIES

84. ***Qazi Faizul Haque** : Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state :

(a) the number of Pakistanis who performed *Haj* during the years 1971, 1972, 1973 and 1974 and those expected to perform *Haj* this year ;

(b) the amount of foreign exchange spent on *Haj* before 1971 and after 1971.

(c) the facilites provided to Hajis in Saudi Arabia ;

(d) the steps so far been taken by the Government for training of *Ulemas* and *Khatibs* in the Country ; and

(e) the steps taken by the Government for propagation of Islam in foreign countries ?

مولانا کوثر نیازی :

(ا) ۱۹۷۱ء میں ۱۲۹۳۴، ۱۹۷۲ء میں ۱۱۱۴۰ اور ۱۹۷۳ء میں ۹۳۰۰۰ پاکستانیوں نے حج ادا کی - ۱۹۷۴ء میں دو مرتبہ حج ادا کی گئی پہلے جنوری ۱۹۷۴ء میں اور پھر دسمبر ۱۹۷۴ء میں، اس سال سرکاری انتظامات کے تحت ۱،۰۰،۸۹۵ پاکستانیوں نے فریضہ حج ادا کیا آئیندہ حج میں جو ۱۲ دسمبر، ۱۹۷۵ء کو ادا کی جائے گی ، سرکاری انتظامات کے مطابق ۳۱۰۵۴ افراد کے شرکت کرنے کی توقع ہے -

(ب) ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۱ء کے درمیانی عرصہ میں ۲۰ء۶۹ کروڑ روپے کا زرمبادلہ حج پر خرچ کیا گیا ۱۹۷۲ء سے لے کر ۱۹۷۵ء تک خرچ کئے جانے والے زرمبادلہ کی مقدار ۱۰۲ء۴۷ کروڑ تک پہنچتی ہے -

(ج) اس سال حاجیوں کی دیکھ بھال کے لیے ۱۷ ڈاکٹروں اور ۵۶ پیرا میڈیکل سٹاف پر مشتمل میڈیکل ٹیم پاکستان سے بھیجی گئی ہے - اس ٹیم کا سربراہ پاکستان کا ایک سینئر میڈیکل افسر ہے اور ٹیم میں فوج کے گیارہ میڈیکل افسر شامل ہیں -

[Maulana Kausar Niazi]

حاجیوں کے استعمال کے لیے ۲ء۴۳ لاکھ روپے کی دوائیں بھی حجاز میں بھیجی جا چکی ہیں - پورے میڈیکل مشن پر خرچ ہونے والی رقم کا بھی تخمینہ ۲۳ء۷۶ لاکھ ہے جب کہ پچھلے سال خرچ ہونے والے زرمبادلہ کی رقم ۱۹ء۸۷ لاکھ روپے تھی -

گذشتہ سال کی طرز پر ایک ویلفیئر ٹیم جو ۱۵ انسپکٹروں پر مشتمل ہے مکہ ، مدینہ اور جدہ میں حاجیوں کی خیرو عافیت کا خیال رکھنے کے لیے بھیجی گئی ہے - اس ٹیم پر خرچ آنے والی رقم کا تخمینہ ۶۰،۲۷،۰۰۰ روپے ہے جب کہ اس کے مقابلے میں پچھلے سال کے حقیقی اخراجات کی میزان ۳،۱۵،۰۰۰ روپے تھی -

حاجیوں کی سہولت کے لیے حج سے متعلق وزارت مذہبی امور کے تمام دفاتر جن میں ۲۰ بستری ایک ہسپتال ایک ڈسپنسری اور جہازران اور فضائی کمپنیوں کے دفاتر شامل ہیں - پاکستان ہاؤس مکہ میں یکجا کر دئیے گئے ہیں -

(د) علماء کی تعلیم و تربیت کے لیے لاہور میں ایک علماء اکیڈمی جو صوبائی کام کر رہی ہے علاوہ ازیں ایک وفاق قبل از ملازمت اور دوران ملازمت کی علماء اکیڈمی مستقبل قریب میں اسلام آباد میں قائم کی جا رہی ہے - انہیں جدید سائنسی علوم کے تعلیم بھی دی جائے گی اور قومی ترقی کے منصوبوں کے متعلق مختصر طور پر آگاہ بھی کیا جائے گا تا کہ وہ مسلم معاشرے کی تعمیر نو میں مثبت کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکیں -

لہذا ایک فیڈرل علماء اکیڈمی کے قیام کے لیے جس پر تخمیناً ۳،۱۲،۹۳،۹۰۰ کا صرفہ ہوگا ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور اکنامک ڈویژن کی منظوری کے حصول کے لیے منصوبہ بندی کے ڈویژن کو بھیجا گیا ہے - جیسے ہی یہ منصوبہ منظور کیا جائے گا اکیڈمی قائم کر دی جائے گی -

(ہ) سوال کے اس حصہ کی مطلوبہ اطلاع پیشتر ازیں ہی سینٹ کے ستارہ زدہ سوال نمبر ۲۹ کے جواب میں جو سینیٹر احمد وحید اختر نے کیا تھا ۲۲ نومبر ، ۱۹۷۵ء کو دے دی گئی تھی -

قاضی فیض الحق : جناب والا ! کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ۱۹۷۱ء میں ۱۲۹۳۴ ، ۱۹۷۲ء میں ۱۱۳۰ ، ۱۹۷۳ء میں ۹۳۰۰۰ اور ۱۹۷۴ء میں ۸۹۵ ، ۱،۰۰ حاجیوں نے حج کیا ہے تو یہ جو اضافہ ہوا ہے اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! دسمبر ۱۹۷۱ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ بنی تھی اس لیے ہم اس سال زیادہ حاجی نہیں بھیج سکے - اس کے بعد جب ہم نے حج پالیسی وضع کی تو ایسے حالات نہیں تھے کہ ہم زیادہ حاجی بھیج سکیں - جب ہم نے تمام پابندیاں اٹھا لیں تو یک لخت اس میں اضافہ ہو گیا - اس تعداد میں اضافہ ہوتا رہا - اس لیے یہ تعداد بڑھ گئی ہے -

Mr. Deputy Chairman : No other question ? So, we finish with the questions.

Now, we come to the legislative business.

MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY RE-ADOPTION OF THE COMPANIES (APPOINTMENT OF LEGAL ADVISERS) (AMENDMENT) BILL, 1975

Mr. Deputy Chairman : There is a message from the National Assembly. It is addressed to the Secretary, Senate Secretariat, Islamabad. It reads :

> "In pursuance of rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975 on 3rd December, 1975. A copy of the Bill is transmitted herewith."

Now, there is the supplementary agenda but this will be taken up after the legislative business.

Item No. 3, Malik Meraj Khalid.

THE COMPANIES (APPOINTMENT OF LEGAL ADVISERS) (AMENDMENT) BILL, 1975

Malik Mohammad Akhtar : Sir, on his behalf I beg to move :

> "That the Bill further to amend the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974. [The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill further to amend the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974. [The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

The Bill is not opposed.

Malik Mohammad Akhtar : Just a short statement, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Before you make any statement, Malik Sahib, I want to ask the House if they want to have a full and thorough debate because the Minister for Law requested me that he would not be available for long in the Senate. If you want to have a full length, full dress debate then we can postpone the consideration for another time but if there are no other speeches except his speech or one or two speeches on this side then we can go ahead with it. What is the consensus of the House ?

مسعود صاحب آپ کیا کچھ فرمائیں گے ۔

Mr. Masud Ahmad Khan : I will speak for about five minutes.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اور کوئی ممبر اس پر بولنا چاہتے ہیں ۔

جناب ملک محمد شریف : میں ۵ منٹ بولوں گا ۔

Mr. Deputy Chairman : All right, then we can proceed with it. Yes, Malik Mohammad Akhtar ?

Malik Mohammad Akhtar : Sir, we had already made the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974. It came into force on the 5th of March, 1974, and it provided that every company, the paid up capital of which was not less than 10 lakh rupees shall appoint at least one Legal Adviser who shall be paid a retainer of not less than 350 rupees per mensem. The said Act limited the application as it exempts from its purview those companies the paid up capital whereof is less than ten lakhs. Therefore, so many companies were exempted and it was not a very useful measure. We have brought this limit to the ceiling of paid up capital of five lakh rupees and such companies shall also appoint such legal advisers as I have stated. So, Sir, more persons will be appointed from the legal profession, and I consider it is a good measure.

Mr. Deputy Chairman : Yes, Mr. Masud Ahmad Khan ?

جناب مسعود احمد خان : جناب چیئرمین صاحب ! جہاں تک اس بل کی اہمیت کا تعلق ہے ، یہ ہماری موجودہ حکومت کا ایک کار نمایاں ہے اور یہ ترمیمی بل ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس قانون سے جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ کہ جناب وزیر اعظم کو وکلاء کی بہتری اور پیشے سے کتنا لگاؤ ہے ۔ اس دلیل کی تائید میں موجودہ حکومت نے JURIST کانفرنس کا انعقاد کیا ہے ۔ اس میں وکلاء صاحبان کی جو مشکلات ہیں وہ پیش کی گئی تھیں اور ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی ہے ۔

جناب والا ! اس بل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جیسا کہ اوریجنل ایکٹ میں درج ہے کہ جب تک اس قانون کے تحت قواعد نہیں بنائے جائیں گے تو اس کو اس وقت عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکے گا اوریجنل ایکٹ کی کلاز ۸ میں یہ لکھا ہے :

> "The Federal Government may by notification in the official gazette make rules for carrying out the purposes of this Act."

جہاں تک جناب اس سیلنگ کو ۱۰ لاکھ سے ۵ لاکھ کر دینے کا تعلق ہے تو اس میں دیکھنا یہ ہے کہ کتنی کمپنیوں نے اس ترمیمی بل کے آنے سے قبل اس ایکٹ پر عمل درآمد کیا ہے چنانچہ جب تک ان کے قواعد کے تحت جو ضروری بات ان کمپنیوں سے پوچھنی ہے وہ اس آرٹیکل کی کلاز ۲ میں درج ہے :

> "In particular and without prejudice to the generality of the foregoing provision, such Rules may provide for the maintenance of the register of legal advisers by the

companies, the form in which such registers shall be maintained for furnishing of information by companies and the interval at which such information shall be furnished."

اب جناب والا ! کسی کمپنی نے بھی ایسا ریکارڈ اپنے پاس ابھی تک نہیں رکھا اور جب تک یہ رول نہیں بنیں گے ان سے کوئی انفار میشن نہیں لی جا سکے گی کہ آیا انہوں نے اس ایکٹ کے تحت لیگل ایڈوایزرز appoint کئے ہیں یا نہیں تو میری رائے میں جو زیادہ ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ اس کے تحت رول جلد سے جلد بنیں تا کہ وکلاء صاحبان جو اب تک ایڈوایزرز مقرر نہیں ہو سکے اور جو کمپنیاں اس زمرے میں آتی ہیں جن کا ادا شدہ سرمایہ پانچ لاکھ روپے ہے ان کو اس قانون کے تحت مجبور کیا جا سکے کہ وہ لیگل ایڈوایزرز رکھیں تو میری submission یہ ہے کہ اس ترمیمی ال کے ساتھ ساتھ ان رولز اور قواعد کا بننا بہت ضروری ہے تا کہ جس نیت کے ساتھ آج ہم یہ بل پاس کریں گے اس کے نتائج یقیناً اچھے برآمد ہونے چاہئیں ۔ اس کے بعد میں اپنی تقریر ختم کروں گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! ملک محمد شریف صاحب ۔

جناب ملک محمد شریف : جناب چیئرمین صاحب ! جہاں تک اس امنڈمنٹ کا تعلق ہے اس سے ظاہر ہے کہ موجودہ حکومت وکلاء طبقے کو accommodate کرنا چاہتی ہے اور ان کی بڑھتی ہوئی بے چینی دور کرنے کے لئے اس امنڈمنٹ کو پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے کہ کمپنیوں کا سرمایہ گھٹا کر دس لاکھ روپے سے پانچ لاکھ روپے کر دیا جائے اور ان کمپنیوں پر اس قانون کو لاگو کریں ۔ جہاں تک اس بل کی اہمیت کا تعلق ہے ہمیں اس سے پورا اتفاق ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ جتنی جلدی ہو اس بل کو پاس کر دیا جائے ۔ لیکن اس کے اندر مجھے بعض خامیاں نظر آتی ہیں جو کہ اکثر کاروباری طبقے اپنے مفاد کی خاطر کچھ ایسی تبدیلیاں لاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ ان کو یہ موقع دینے سے پہلے ہی کوئی ایسی چیز کر دی جائے تا کہ تاجر طبقہ اسے اپنے مفاد کے لیے استعمال نہ کر سکے ۔ اس لیے میں گذارش کروں گا کہ ایک سال میں یہ چار ہزار روپے کی رقم بنتی ہے جو ہر تاجر قانونی طور اپنے کھاتے ہیں لکھ لے گا تو اسے انکم ٹیکس میں بچت ہو جائے گی کیونکہ جن کمپنیوں کا سرمایہ دس لاکھ روپے یا پانچ لاکھ روپے ہے ، انہوں نے already لیگل ایڈوایزرز appoint کیئے ہوئے ہیں جو صرف انکم ٹیکس اور کسٹم کے کھاتے کو deal کرتے ہیں اور کمپنیاں ان کو اپنی جیب سے جتنی رقم دیتی ہیں اتنی گورنمنٹ allow نہیں کرتی کیونکہ گورنمنٹ تو صرف چار سو یا پانچ سو روپے allow کرتی ہے کہ یہ رقم تمہارے لیگل ایڈوایزر کے لیے ہے اس سے زیادہ ان کو allow نہیں کرتی ہے لیکن دراصل کمپنیاں ان کو اپنی جیب سے ہزاروں روپے دیتی ہیں تو اس سے ان کو یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ وہ بجائے تین سو کے چار ہزار روپے اپنے کھاتے ہیں درج کر دیتے ہیں اس طرح جس کمپنی کا ۵۰ ہزار روپے انکم ٹیکس ہے وہ ۴۶ ہزار روپے ہو جائے گا اور اس سے کمپنی کو فائدہ ہوگا ان کو یہ چھوٹ مل جائے گی اور وہ اپنے لیگل ایڈوایزرز جو already ان کے پاس ہیں ان کو اپنے کھاتے میں لکھ لیں گے تو اس سے آن لیگل ایڈوایزرز کو یا وکلاء کو فائدہ نہیں پہنچے گا جو لٹے ہیں اور بے روز گار ہیں تو

[Malik Mohammad Sharif]

میری تجویز یہ ہے کہ اس کے اندر یہ چیز ہو کہ جو وکلاء already کمپنوں کے کسٹم اکاؤنٹ یا انکم ٹیکس کا حساب پیش کرتے ہیں وہ اس میں نہ آئیں ۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ دوسرے وکلاء کو وہ مجبوراً appoint کریں گے میری دوسری تجویز یہ ہے کہ آج کل ہمارے معاشرے میں جہاں بھی جائیں ڈسٹرکٹ کورٹ میں جائیں جہاں بھی جائیں آپ کو سینکڑوں کی تعداد میں ایسے وکلاء ملیں گے جو صبح جاتے ہیں اور شام کو گھر واپس آ جاتے ہیں ان کے پاس کوئی کیس نہیں ہوتا کوئی بزنس نہیں ہوتا تو میں اس معزز ایوان کے سامنے واضح طور پر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ آج کل مارکیٹ میں ہر ایک چیز کا competition ہے میرے مشاہدے میں ایسی باتیں آئی ہیں کہ بعض وکلاء اس اَمنڈمنٹ کو دیکھ کر لوگوں کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ آپ چار ہزار کی بجائے ہمیں ایک ہزار روپیہ دے دیں ہم آپ کو چار ہزار روپے کی رسید دے دیں گے دوسرا کہتا ہے کہ مجھے پانچ سو روپے دے دیں میں آپ کو چار ہزار روپے کی رسید دے دوں گا ۔ اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی کمپنی میں جو لیگل ایڈوایزر ملازم رکھا جائے اس سے کوئی حلف لیا جائے تا کہ اگر وہ غلط رسید کسی کمپنی یا تاجر کو دے تو اسے کم از کم احساس ہو کہ میں نے حلف اٹھایا ہوا ہے اس لیے میں کم رقم نہیں لوں گا یہ اس بل کے بارے میں میری تجویزیں ہیں جو میں نے عرض کر دی ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں ملک صاحب کی تجویزوں پر کسی وکیل کو بات کرنی چاہیئے ۔

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I consider, I have learnt a lot from the speeches and we will try to implement the good suggestions.

Mr. Deputy Chairman : I think, Mr. Kamal Azfar wants to speak something.

Malik Mohammad Akhtar : I am sorry.

Mr. Kamal Azfar : Very kind of you, Sir. I think, the reasons as to why this Bill has been brought were explained by my colleagues, the Senators, who have already spoken. Sir, before referring to the Amendment Bill, the fundamental idea behind this enactment is to introduce a measure of social equality in the legal profession Sir, I don't think there is any other profession in which the inequalities can be so vast. On the one hand, we have practitioners of the iegal profession who have risen to the pinnacle of the profession, and no doubt by their merit and hard work, and on the other hand, there are members of the profession who have to live a very difficult existence. The disparity, the class difference, the inequality between the top and the bottom of the ladder is much greater than in any other profession, or field of employment or service in the country, Sir, the idea behind this Bill or this Act is to secure a minimum amount at least for the younger lawyers who come and join the Bar so that they could live up to the ideals of the profession itself. At the same time, it gives sufficient freedom to the companies to engage practitioners of their own choice. For these reasons, Sir, the fundamental principles of the Bill are most attractive and are in line with the principle of social equality to which the Government is wedded.

Sir, the amendment now being brought reduces the paid up capital at which the Act becomes applicable. Previously, the Act was applicable to companies which had a paid up capital of more than ten lakhs. Now, the

limit is being reduced to five lakhs and by this reduction in the limit, a large number of companies will now be affected by the operation of the Act and will be obliged to engage legal practitioners. At the same time, under the original Act, there is a limit that not more than three retainers can be held by any one person. So, by lowering the limit and by retaining the maximum number of retainers there is an attempt, a serious and a praiseworthy attempt to spread the benefits among the member of the profession.

Sir, since we are discussing the principles perhaps this is a moment when the Government may consider in future amendments further extensions of the scope of this particular principle. The idea which could be worthy of consideration would be something on the lines of legal aid system which is in operation in certain countries with similar legal systems. Under the legal aid system, Sir, not only would the younger lawyers be given an opportunity to appear in the court but also widows and orphans and other indigent, people who are unable to engage practitioners would be able to get the benefit of legal counsel so that their case would not go by default. This is one approach and there could perhaps the Ministry of Law and Parliamentary Affairs make a special study on it. I am saying this for the reason that most of the companies' registered offices are in the Capitals and, of course, I think the benefit of this enactment would go more to the practitioners practising in Karachi, in Quetta, in Peshawar and in Lahore where Provincial Capitals are situtated, where the offices of the Registrars of the Joint Stock Companies are situated.

But if the principle of legal aid is also considered, and may be the Minister of State would like to consider this in his department, then the benefit could spread much more to those mofussil lawyers in the mofussil towns, who are I think as much in need of at least minimum support. This will also serve the cause of the widows and orphans, i. e. those who cannot afford legal redress as well as help, the legal practitioners in mofussil towns, particularly younger lawyers. Thank you.

Mr. Deputy Chairman : Yes ?

Malik Mohammad Akhtar : Very good suggestion have been made by the honourable members of this esteemed House. I consider, we will be trying to be guided by the lines given by the honourable Senators.

Mr. Deputy Chairman : Yes.

The question before the House is :

> "That the Bill to amend the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974 [The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The motion is adopted.

We take the Bill clause by clause.

There are only 3 clauses, therefore, I put 2 and 3 together.

Now, the question before the House is :

> "That Clauses 2 and 3 form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Clauses 2 and 3 form part of the Bill,

Now, the question before the House is :

"That Title, Preamble and Clause 1 form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The Title, Preamble and Clause 1 form part of the Bill.

Next No. 4.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move.

"That the Bill to amend the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974 [The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975], be passed.

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That the Bill to amend the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974 [The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975], be passed.

Not opposed.

Do you want to speak on the Bill ?

Malik Mohammad Akhtar : No, Sir.

Mr. Deputy Chairman : No other speech, therefore, I put the question.

The question before the House is :

"That the Bill to amend the Companies (Appointment of Legal Advisers) Act, 1974 [The Companies (Appointment of Legal Advisers) (Amendment) Bill, 1975], be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : The Bill stands passed.

There is another supplementary agenda. Mr. Mohammad Sulleman M. Samejo, you will have to present the report.

Mr. Mohammad Sulleman M. Samejo : Yes, Sir.

STANDING COMMITTEE REPORT RE : THE PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES CORPORATION (AMENDMENT) BILL, 1975

Mr. Mohammad Sulleman M. Samejo : I have the honour to submit the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Pakistan International Airlines Corporation Act, 1956 [The Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1975].

Mr. Deputy Chairman : The report of the Standing Committee on the Bill of Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1975 stands presented.

There is no other business on the agenda.

Tomorrow is the Private Members Day.

Now, the Senate is adjourned to meet tomorrow at 11 a. m. sharp.

The House adjourned to meet at eleven of the clock in the morning on Friday, December 5, 1975.